بیٹھ کر طواف کرنے کا شرعی حکم نیز دم یا صدقہ کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Aqs-2461 تاریخ:20-06-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلے کے بارے میں کہ فی زمانہ مسجد الحرام میں طواف اور سعی کے لیے کسی فرد کی مدد سے چلنے والی سادہ ویل چیئرز بھی ہوتی ہیں اور الیکٹرک ویل چیئرز (Electric Wheel Chairs)، الیکٹرک کاریں (Electric Cars)، الیکٹرک اسکوٹرز (Electric Scooters) موجود ہوتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عذر و مجبوری کے بغیر صرف سُہولت و آسانی کے لیے یا تھکاوٹ سے بچنے کے لیے حج یا عمرے کا طواف، یونہی نفل طواف پیدل چل کر نہ کرے، بلکہ ان گاڑیوں وغیرہ پر بیٹھ کر کرے، تو اس کا ایسا کرنا کیسا ہے؟ اور اس پر کوئی دم یا صدقہ لازم آئے گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

طواف سواری پر کرنا کیسا ہے؟

پوچھی گئی صورت میں کسی صحیح عذر کے بغیر صرف سُہولت و آسانی کے لیے یا تھکاوٹ سے بچنے کے لیے حج یا عمرے کا طواف، یونہی نفل طواف سادہ و الیکٹرک ویل چیئر (Electric Wheel Chair)، الیکٹرک کار (Electric Car) یا الیکٹرک اسکوٹر (Electric Scooter) وغیرہ پر کرنا، جائز نہیں ہے، کیونکہ جسے کوئی عذر نہ ہو، اس کے لیے طواف اپنے پاؤں سے پیدل چل کر کرنا واجب ہے۔ عذر سے مراد ایسی کمزوری یا بڑھاپا یا درد یا بیماری ہونا ہے کہ جس کی وجہ سے چلنے کی طاقت نہ رہے اور جب کوئی ایسی مجبوری نہ ہو، تو چاہے حج یا عمرے کا طواف ہو یا نفل طواف ہو، بہر صورت اسے پیدل ادا کرنا ہی واجب ہوتا ہے، لیکن اگر کوئی شخص صحیح عذر و مجبوری کے بغیر

بیٹھ کر طواف کرلے، تو بعض صورتوں میں دَم اور بعض صورتوں میں صدقہ لازم ہوتا ہے، جس کی تفصیل نیچے آرہی ہے۔

پیدل طواف واجب ہونے کے متعلق ابو البقاء علامہ احمد مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات:854ھ / 1450ء) فرماتے ہیں:"مِن واجبات الطواف المشي فيه عند القدرة عليه "ترجمہ: طواف کے واجبات میں سے ایک واجب قدرت ہونے کی صورت میں پیدل طواف کرنا ہے۔

(البحر العمیق، فصل الکلام فی السعی، جلد2، صفحہ1143، مطبوعہ مؤسسۃ الریّان، بیروت)

عذر نہ ہو، تو سواری پر طواف ناجائز ہے۔ چنانچہ لباب المناسک اور اس کی شرح مسلک المتقسط کی فصل فی واجبات الطواف میں ہے:"(واجبات الطواف ۔۔۔ الرابع : المشي فيه للقادر) ففي الفتح المشي واجب عندنا وعلى هذا نصّ المشائخ و هو كلام محمد و ۔۔۔ ينبغي في النافلة أن يجب لأنه إذا شرع فيه وجب، فوجب المشي ۔۔۔ (محرماته : الطواف ۔۔۔ راكباً ۔۔۔ بلا عذر ۔۔۔ ولو نفلا)، ملخصا "ترجمہ: طواف کے واجبات میں سے چوتھا واجب طاقت رکھنے والے کے لیے پیدل چلنا ہے۔ فتح القدیر میں ہے کہ ہمارے نزدیک پیدل چلنا واجب ہے اور اسی کی مشائخِ کرام نے تصریح فرمائی ہے اور یہی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے اور نفلی طواف میں بھی پیدل چلنا واجب ہونا چاہئے کیونکہ جب نفلی طواف شروع کر دیا، تو (اسے پورا کرنا) واجب ہو گیا، لہٰذا پیدل چلنا واجب ہو گیا۔ طواف کے حرام کاموں میں سے کسی مجبوری کے بغیر سوار ہو کر طواف کرنا ہے، اگرچہ نفل طواف ہو۔

(المسلک المتقسط علی لباب المناسک، صفحہ182،168،167، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات:1340ھ / 1921ء) فرماتے ہیں: "طواف اگرچہ نفل ہو، اُس میں یہ باتیں حرام ہیں:۔۔۔بے مجبوری سُواری یا کسی کی گود میں یا کندھوں پر طواف کرنا۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد10، صفحہ744، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

عذر و مجبوری میں کون کون سی چیزیں شامل ہیں، اس کے متعلق لباب المناسک اور اس کی شرح مسلک المتقسط میں ہے:"(بعذر کمرض) ومنه الاغماء والجنون (او کِبر) ای بحيث يضعف عن المشي فيه

"ترجمہ: عذر کی وجہ سے جیسا کہ بیماری اور بے ہوشی اور جنون (دیوانگی / پاگل پن) بھی اسی (یعنی بیماری) میں شامل ہیں اور ایسا بڑھاپا، جس کی وجہ سے چلنے کی طاقت نہ رہے۔

(المسلک المتقسط علی لباب المناسک، صفحہ 385، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اگر کوئی بلا عذر بیٹھ کر طواف کر لے، تو حکم شرعی کیا ہے؟

اگر عذرِ شرعی کے سبب سوار ہو کر طواف کیا جائے، تو شرعاً کوئی مضائقہ نہیں، بلکہ ہماری شریعت اِس کی اجازت دیتی ہے، لیکن اگر بلا عذر سوار ہو کر طواف کیا، تو دو صورتیں ہیں:

(1) جب تک مکہ مکرمہ میں ہے، اُس دوران سوار ہو کر کیے گئے طواف کا اعادہ یعنی اسے پیدل چل کر دوبارہ ادا کرنا لازم ہے۔

(2) اگر اعادہ کیے بغیر وطن واپس آ جائیں، تو سوار ہو کر کیے گئے فرض و واجب طواف کے بدلے میں دَم، جبکہ نفل طواف میں ہر چکر کے بدلے میں ایک ایک صدقۂ فطر یعنی سات چکروں کے بدلے میں سات صدقۂ فطر لازم ہوں گے۔ یونہی اگر ایک سے زیادہ بار کے طواف میں یہ غلطی کی، تو ہر بار کے بدلے میں الگ الگ دم یا صدقے لازم ہوں گے۔ البتہ اگر کفارہ یعنی دَم اور صدقے دینے کی بجائے اُسی سال یا بعد میں دوبارہ مکہ شریف حاضر ہو کر ایسے طواف، اعادے یعنی لَوٹانے کی نیت سے پیدل چل کر دوبارہ کر لیے جائیں، تو پہلے لازم ہونے والا کفارہ یعنی دم اور صدقے معاف ہو جاتے ہیں، اگرچہ بہتر یہ ہے کہ واپس جا کر اعادہ کرنے کی بجائے لازم ہونے والا کفارہ ہی ادا کر دیا جائے۔

فرض یا واجب طواف سواری پر کیا، تو اس کے حکم کے متعلق شمس الائمہ، امام سَرَخْسِی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 483ھ / 1090ء) لکھتے ہیں: "إن طاف راكبا أو محمولا فإن كان لعذر من مرض أو كبر لم يلزمه شيء، وإن كان لغير عذر أعاده ما دام بمكة فإن رجع إلى أهله فعليه الدم عندنا" ترجمہ: اگر کسی نے عذرِ شرعی مثلاً: مرض یا بڑھاپے کے سبب سواری یا کسی کے کندھوں پر بیٹھ کر طواف کیا، تو اُس پر کچھ لازم نہیں، لیکن اگر بلا عذر ایسا کیا، تو جب تک مکہ میں ہے، اُس طواف کا اعادہ کرے اور اگر اپنے وطن لوٹ آیا، تو ہمارے نزدیک اُس پر دم کی ادائیگی لازم ہے۔ **(المبسوط، جلد4، صفحہ 45، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت، لبنان)**

فتاویٰ عالمگیری میں اِس مسئلہ کو طواف اور سعی کی مشترکہ صورت بنا کریوں بیان کیا گیا: ”لو طاف راكبا أو محمولا أو سعى بين الصفا والمروة راكبا أو محمولا إن كان ذلك من عذر يجوز ولا يلزمه شيء، وإن كان من غير عذر فما دام بمكة فإنه يعيد، وإذا رجع إلى أهله فإنه يريق لذلك دما عندنا كذا في المحيط“ ترجمہ: اگر کسی نے طواف یا صفا مروہ کی سَعْی، سوار ہو کر یا کسی کے کندھوں یا ہاتھوں پر اٹھائے ہوئے کی، (تو اِس کی دو صورتیں ہیں، پہلی یہ کہ) اگر ایسا کرنا کسی عذر کے سبب تھا، تو جائز ہے اور مُحْرِم پر کچھ واجب نہیں، لیکن اگر بلا عذر ایسا کیا، تو جب تک وہ مکہ میں ہے، سَعْی یا طواف دوبارہ کرے اور اگر اپنے گھر واپس آ گیا، تو ہم احناف کے نزدیک حکم یہ ہے کہ دَم ادا کرے۔ (الفتاوی الهندیه، کتاب المناسک، جلد1، صفحه247، مطبوعه کوئٹه)

نفل طواف سواری پر کیا، تو کفارے میں صدقہ لازم ہونے کے متعلق علامہ ابو منصور محمد بن مکرم کرمانی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 597ھ / 1200ء) فرماتے ہیں: ”من طاف تطوعاً على شيء من هذه الوجوه فاحبّ إلى أن يعيد إن كان بمكة لإمكان الجبر بجنسه، وإن كان رجع إلى أهله فعليه صدقة جبراً لما دخل فيه من النقصان “ترجمہ: جس نے نفلی طواف ان وجوہات میں سے کسی وجہ کے مطابق (یعنی واجبات میں سے کسی واجب کو ترک کرتے ہوئے) کیا، تو میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ اگر وہ مکہ میں ہے، تو (اس طواف کا) اعادہ کرلے، کیونکہ نقصان کو اُس کی جنس کے ساتھ پورا کرنا، ممکن ہے اور اگر وہ اپنے وطن واپس جا چکا ہو، تو اُس (طواف) میں داخل ہونے والے نقصان کو پورا کرنے کے لیے اُس پر صدقہ لازم ہو گا۔

(المسالک فی المناسک، فصل فی کفارۃ الجنایۃ فی الطواف، ج2، ص786، مطبوعه دار البشائر الاسلامیه، بیروت)

فتاوی حج و عمرہ میں ہے: ”اعادہ واجب ہونے کی صورت میں اعادہ ہی ضروری ہو گا، ہاں اگر کسی وجہ سے اعادہ نہ کر سکا اور چلا گیا، تو فرض اور واجب طواف میں دَم اور نفلی طواف میں صدقہ لازم آئے گا۔“

(فتاوی حج وعمره، حصه9، ص68، مطبوعه جمعیت اشاعت اهلسنت، پاکستان)

اگر طواف یا سعی میں کسی غلطی کی وجہ سے دم یا صدقہ لازم ہو جائے، تو اس طواف و سعی کا اعادہ یعنی اسے دوبارہ درست طریقے سے ادا کر لینے سے کفارہ معاف ہو جاتا ہے اور اگر اعادہ کیے بغیر اپنے وطن واپس چلے جائیں، تو واپس آ کر اعادہ کرنا بھی جائز ہے، لیکن کفارہ دینا افضل ہے۔ چنانچہ نور الدین علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی

عَلَیْہِ (سالِ وفات:1014ھ/1605ء) فرماتے ہیں:"(لو طاف فرضا أو نفلا علی وجه یوجب النقصان فعلیه الجزاء) أي دما أو صدقة (وإن أعاده سقط عنه الجزاء في الوجوه کلها والإعادة أفضل) أي ما دام بمکة (من أداء الجزاء) لأن جبر الشيء بجنسه أولی (ولو رجع إلی أهله) أي ولم یعده (فعلیه العود أو بعث الجزاء) وهو أفضل من عوده۔۔۔ (ولو سعی کله او اکثره راکبا او محمولا بلا عذر فعلیه دم ۔۔۔ وان سعی اقله راکبا) وکذا محمولا (بلا عذر فعلیه صدقة۔۔۔ واذا اعاده سقط)، ملخصا "ترجمہ: اگر فرض یا نفل طواف اس طرح کیا کہ جس سے (اس کے واجبات میں) کوتاہی لازم آتی ہو، تو اس پر جزا یعنی دم یا صدقہ لازم ہے اور اگر اس کا اعادہ کر لے، تو تمام صورتوں میں اس سے جزا معاف ہو جائے گی اور جب تک مکہ شریف میں ہو، جزا دینے سے اعادہ افضل ہے، کیونکہ چیز کا نقصان اسی کی جنس سے پورا کرنا بہتر ہوتا ہے اور اگر اعادہ کیے بغیر اپنے وطن چلا گیا، تو اس پر واپس جا کر اعادہ کرنا یا جزا بھیج دینا لازم ہے اور یہ (جزا بھیجنا) واپس جانے سے افضل ہے۔۔۔ اور اگر مکمل یا اکثر سعی کسی مجبوری کے بغیر سواری پر یا کسی کے کندھوں پر کی، تو اس پر دم لازم ہے اور اگر چار سے کم چکر کسی مجبوری کے بغیر سواری پر اور اسی طرح کسی کے کندھوں پر کیے، تو اس پر صدقہ لازم ہے اور اگر اس کا اعادہ کر لیا، تو معاف ہو جائے گا۔

(المسلک المتقسط علی لباب المناسک، ص392۔393، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) فرماتے ہیں: "طوافِ فرض کُل یا اکثر بلا عُذر چل کر نہ کیا، بلکہ سواری پر یا گود میں یا گھسٹ کر یا بے ستر کیا۔۔۔ تو ان سب صورتوں میں دَم دے اور صحیح طور پر اعادہ کر لیا، تو دَم ساقط اور بغیر اعادہ کیے چلا آیا، تو بکری یا اُس کی قیمت بھیج دے کہ حرم میں ذبح کر دی جائے، واپس آنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ سعی کے چار پھیرے یا زیادہ بلا عذر چھوڑ دیے یا سواری پر کیے، تو دَم دے اور حج ہو گیا اور چار سے کم میں ہر پھیرے کے بدلے صدقہ اور اعادہ کر لیا، تو دَم و صدقہ ساقط اور عذر کے سبب ایسا ہوا، تو معاف ہے۔ ملخصا"

(بہار شریعت، حصہ6، ج1، ص1176۔1177، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ایک دَم سے مراد ایک بکرا یا بکری قربان کرنا یا گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ قربان کرنا ہے اور اس قربانی کا حدودِ حرم میں ہونا ضروری ہے، چاہے خود کریں یا وہاں کسی کے ذریعے کروادیں، جبکہ صدقے سے مراد صدقۂ فطر ہے اور طواف و سعی میں غلطی کرنے سے جب صدقۂ فطر لازم ہو، تو وہ ہر چکر کے بدلے میں الگ الگ واجب ہوتا ہے اور اس کی مقدار آدھا صاع یعنی دو کلو میں 80 گرام کم (تقریبا1920) گرام گندم، یا ایک صاع یعنی چار کلو میں 160 گرام کم (تقریبا3840) کھجور یا جَو ہے۔ صدقے میں ان چیزوں کی قیمت بھی دی جاسکتی ہے اور گندم یا جَو کا آٹا یا ستو بھی دے سکتے ہیں۔ نیز صدقہ اپنے شہر کے شرعی فقیر (یعنی جسے زکوۃ دینا، جائز ہے، ایسے شخص) کو بھی دے سکتے ہیں، لیکن حرم شریف میں موجود شرعی فقیر کو دینا افضل ہے اور صدقہ جہاں بھی دے، بہر حال قیمت اس مقام کے حساب سے دینی ہوگی، جہاں صدقہ ادا کرنے والا ادائیگی کے وقت خود موجود ہو۔

ایک دَم سے مراد ایک بکرا یا بکری قربان کرنا یا گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ قربان کرنا ہے۔ چنانچہ ردالمحتار میں ہے:"قولہ (دم) فسرہ ابن ملک بالشاۃ۔۔۔ وفی اضحیۃ القھستانی: لو ذبح سبعۃً۔۔۔ فانہ یصح فی ظاھر الاصول، ملخصا" ترجمہ: دم کی تعریف ابنِ ملک نے بکری سے کی ہے اور قہستانی کی کتاب الاضحیہ میں ہے کہ اگر ساتواں حصہ ذبح کیا، تو یہ بھی ظاہر اصول کے مطابق صحیح ہوگا۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، ج3، ص651، مطبوعہ کوئٹہ)

دم حدودِ حرم میں دینا ضروری ہے۔ چنانچہ تنویر الابصار و در مختار میں ہے:"(ذبح) فی الحرم" ترجمہ: قربانی حرم میں کرے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے:"فلو ذبح فی غیرہ لم یجز" ترجمہ: تو اگر اس نے حرم کے علاوہ کسی اور جگہ قربانی کردی، تو وہ اسے کافی نہیں ہوگی۔ **(ردالمحتار علی الدر المختار، ج3، ص672، مطبوعہ کوئٹہ)**

صدقے سے مراد صدقۂ فطر ہے اور صدقہ اپنے شہر کے شرعی فقیر کو بھی دے سکتے ہیں، لیکن حرم شریف میں موجود شرعی فقیر کو دینا افضل ہے۔ چنانچہ تنویر الابصار و درِ مختار میں ہے:"(تصدق بنصف صاع من بر)

کالفطرۃ۔۔۔أین شاء، ملخصا"ترجمہ: صدقۂ فطر کی طرح آدھا صاع گندم صدقہ کرے، جہاں چاہے۔

رد المحتار میں ہے: "(قوله أین شاء) أي في غیر الحرم أو فیه ولو علی غیر أهله لإطلاق النص، بخلاف الذبح والتصدق علی فقراء مکة أفضل، بحر"ترجمہ: شارح رحمۃ اللہ علیہ کا قول (جہاں چاہے) یعنی حرم کے علاوہ یا حرم میں، اگرچہ حرم کے فقیر کے علاوہ کسی دوسرے فقیر پر کیونکہ اس بارے میں نص مطلق ہے، جانور ذبح کرنے کے برخلاف اور صدقہ مکۃ المکرمہ کے فقیروں پر کرنا افضل ہے۔ بحر۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، ج3، ص671-672، مطبوعہ کوئٹہ)

طواف و سعی میں غلطی کرنے سے جب صدقۂ فطر لازم ہو، تو وہ ہر چکر کے بدلے میں الگ الگ واجب ہوتا ہے۔ چنانچہ المسلک المتقسط علی لباب المناسک، فصل فی احکام الصدقہ میں ہے: "(کل صدقة تجب فی الطواف فهی لکل شوط نصف صاع)۔۔۔ وکذا بترک شوط من السعی صدقة، ملخصا"ترجمہ: طواف میں واجب ہونے والے ہر صدقہ (کی مقدار) ہر چکر کے بدلے میں آدھا صاع (گندم) ہے اور سعی کا کوئی چکر چھوڑ دینے کے بدلے میں بھی اِسی طرح صدقہ ہے۔

(المسلک المتقسط علی لباب المناسک، ص440، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اسی میں فصل فی الجنایۃ فی السعی میں ہے: "(ان سعی اقله راکبا) وکذا محمولا (بلا عذر فعلیه صدقة) ای لکل شوط علی مافی منسک ابی النجا"ترجمہ: اگر (سعی کے) چار سے کم چکر کسی مجبوری کے بغیر سواری پر اور اسی طرح کسی کے کندھوں پر کیے، تو اس پر ایک صدقہ لازم ہوگا یعنی ہر چکر کے بدلے میں (الگ الگ)، جیسا کہ ابو نجا کی کتاب المنسک میں ہے۔

(المسلک المتقسط علی لباب المناسک، ص393، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صدقۂ فطر کی مقدار سے متعلق فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "هی نصف صاعٍ من بر او صاعٍ من شعیر او تمر ودقیق الحنطة والشعیر وسویقهما مثلهما"ترجمہ: یہ گندم سے آدھا صاع یا جو یا کھجور سے ایک صاع ہے اور گندم اور جو کا آٹا اور ان کی مثل دونوں کا ستو۔ (الفتاوی العالمگیریة، ج1، ص210، مطبوعہ کراچی)

صدقے میں ان چیزوں کی قیمت دینا بھی جائز ہے۔ چنانچہ لباب المناسک، فصل فی احکام الصدقۃ میں صدقے کی مقدار بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:" ویجوز اداء القیمۃ " ترجمہ: اور (صدقے میں ان چیزوں کی) قیمت ادا کرنا بھی جائز ہے۔ **(المسلک المتقسط علی لباب المناسک، ص438، مطبوعه دار الکتب العلمیه، بیروت)**

حالتِ احرام میں لازم آنے والا صدقہ جہاں بھی دے، بہر حال قیمت اس مقام کے حساب سے دینی ہوگی، جہاں صدقہ ادا کرنے والا ادائیگی کے وقت خود موجود ہو۔ چنانچہ فتاوی فقیہِ ملت میں ہے:" ایامِ حج میں جو صدقہ واجب ہوتا ہے، اس میں اس مقام کی قیمت معتبر ہوگی، جہاں حاجی صدقہ دے۔"

(فتاوی فقیه ملت، ج1، ص359، مطبوعه شبیر برادرز، لاهور)

نوٹ: یہی فتوی پہلے وائرل کیا گیا تھا اور اس میں حکم یہ لکھا گیا تھا کہ نفلی طواف بغیر عذر کے سواری پر کرنے کی صورت میں دَم لازم آئے گا، لیکن پھر مزید تحقیق کرنے پر یہ نتیجہ سامنے آیا ہے کہ نفلی طواف میں یہ حکم نہیں ہے اور اس صورت میں دَم لازم نہیں آئے گا، بلکہ ہر چکر کے بدلے میں الگ الگ صدقہ لازم آئے گا، لہٰذا اُس پہلے والے فتوے سے ہم رجوع کرتے ہیں۔ اللہ کریم ہماری خطاؤں کو معاف فرمائے۔ آمین بجاہ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ و الہ و سلم

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

01ذو الحجۃ الحرام1444ھ/20جون2023ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے